از شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

علمِ مجسّم مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح

لاہور کے ایک صاحب نے جو حضرت مولانا کاندھلوی رح کے احوال و سوانح پر کام کر رہے ہیں نے حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ سے ان کے تاثرات معلوم کرنا چاہے تو مولانا نے مختصراً یہ جواب دیا۔ " ادارہ "

محترم المقام ! سلام مسنون

گرامی نامہ ملا۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح کی جامع شخصیت اور سوانح پر کام کرنے کے ارادہ سے بے حد خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما دے۔

میں کافی دنوں سے عارضۂ قلب میں مبتلا ہوں بمشکل گھنٹہ دو گھنٹہ درسِ حدیث دیتا ہوں، ضعف اور علالت تحریری کام کی متحمل نہیں، آپ کے ہاں لاہور میں تو ماشاء اللہ حضرت قدس سرہٗ العزیز کے صاحبزادگان گرامی قدر، عزیز و اقارب اور ان کا بیش بہا کتب خانہ موجود ہے۔ ان سے کافی استفادہ کر سکتے ہیں تعمیل حکم میں حضرت مولانا مرحوم کے بارہ میں اتنا عرض ہے کہ :

"حضرت مولانا رحمۂ اللہ علم مجسم اور رجال آخرت میں سے تھے ان کو میں نے ہمیشہ کتابوں کے درمیان مطالعہ کرتے ہوئے پایا، ان کا اوڑھنا بچھونا گویا غذا اور فکر و خیال اور آئندہ کے عزائم و خیالات سوائے علوم اور کتابوں کے کچھ بھی نہ تھا، سینکڑوں مجالس میں ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملا، کسی بھی وقت مایتعلق بالدنیا کوئی بات نہ کی، وہ علم اور کتابوں کے مغلوب الحال تھے، ان کے دل و دماغ پر علوم کا تسلط تھا۔ دنیا کے کسی کونہ میں جب انہیں معلوم ہو جاتا کہ فلاں کتاب موجود ہے۔ جب تک اس کتاب کو حاصل نہ کر پاتے اور اسے سارا نہ پڑھ لیتے تو دل جمعی ان کو میسّر نہ ہوتی، دوام مطالعۂ کتب جدیدہ و قدیمہ کی بناء پر گفتگو علمی لطائف و نکات سے پُر ہوتی، علمی لطائف کے بیان میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور گویا اس بارہ میں اپنے دور میں منفرد تھے، لطائف و نکات کے بحر ذخار تھے کہ گویا علم کی موجیں بے بہا کی شکل میں ظاہر ہوتی رہتی تھیں، متقدمین و متاخرین کے اسرار و غوامض کے امین تھے۔ ہر فن میں ماہر مگر علوم تفسیر، حدیث و ادبیات میں تو گویا یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔"

والسلام